کرنے پر آمادہ تھے اور ہر مخالفت کا مقابلہ کرنے اور اس پر غالب آنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ قائدِ اعظم کے ان اوصاف نے مسلمانوں میں اپنے نصب العین کی خاطر مر مٹنے کا جذبہ پیدا کر دیا۔ ان کو ایک پرچم کے نیچے متحد و منظم کیا۔ اور حصولِ مقصد کے لیے اس طرح سرگرمِ عمل بنا دیا کہ وہ تمام رکاوٹوں پر غالب آ گئے اور ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ قائدِ اعظم کی قیادت سے پہلے اور ان کی وفات کے بعد کے حالات کا مقابلہ اگر ان کے زمانۂ قیادت کے حالات سے کیا جائے تو یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جائے گی کہ ایک شخص کے فکر و عمل، ایمان و ایقان، فہم و بصیرت، خلوص و صداقت اور عزم و استقلال سے پوری قوم کی زندگی میں کتنا بڑا انقلاب ہو سکتا ہے۔ اگر قائدِ اعظم جیسا رہنما مل جائے تو ایک نیم مردہ قوم میں زندگی کی نئی روح کس طرح بیدار ہو جاتی ہے اور اگر ان اوصاف سے خالی افراد کے ہاتھوں میں عنانِ قیادت چلی جائے تو بیدار قوم بھی رفتہ رفتہ خوابِ غفلت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ درحقیقت قائدِ اعظم ہمارے لئے کامیاب قیادت کی ایک فیض آفریں مثال ہیں۔

قائدِ اعظم کی زندگی صرف ایک فرد کی سرگذشتِ حیات نہیں بلکہ یہ ملّتِ اسلامیہ کے ایک نازک ترین دَور کی تاریخ ہے۔ اسلامیانِ ہند کے جہادِ حریت میں تقریباً ربع صدی تک قائدِ اعظم کی شخصیت، ایک ایسا مرکزی نقطہ رہی ہے جس کے گرد ساری قوم جد و جہد کرتی رہی اور آخر کار تمام مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود اپنے لیے ایک جداگانہ مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہوئی۔ دنیا کی تاریخ میں ایک عظیم مملکت کے بانی، ایک مظلوم قوم کے نجات دہندہ اور حق و صداقت کے علمبردار کی حیثیت سے قائدِ اعظم کا نام ہمیشہ روشن رہے گا اور اہلِ پاکستان کے دل میں اپنی مملکت کے بانی اور اپنے محبوب و محترم رہنما کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔